عورت کی سربراہی | تالیف جناب شیخ القرآن مولینا گوہر رحمٰن صاحب۔ ناشر : جمعیت اتحاد العلماء پاکستان ۔ (صدر مولینا عبدالمالک، منصورہ لاہور۔ کوڈ ۵۴۵۰۷)۔ قیمت درج نہیں۔ شاید مفت تقسیم کے لیئے ہو۔

تہذیب الحاد کا جادو ہے کہ عورت گھر سے نکلی، اس نے برقعہ اتارا، دوپٹہ ہوا میں اڑا دیا، پھر وہ دوش بدوش آئی، پھر لپک کے وہ سروں پر سوار ہوگئی۔ (سے "عورت ہے سوار") اب علماء کو خیال آیا کہ پانی تو سر سے گزر گیا۔ عورت کی سربراہی کا سامنا ہے۔ مرد تو اب گھر میں بھی قیم نہ رہ سکے گا۔ بلکہ "مرد ہی زن ہوگئے" والا نقشہ ہے۔ عورتوں کی مردانگی دیکھیئے اور مردوں کی مُردنی۔

مولینا گوہر رحمٰن صاحب کی تحریر نہ کسی تعارف کی محتاج، نہ ہمیں تنقید کی جرأت، مضمون واضح دلائل روشن، قرآن کی آیات، احادیث اور مفسرین و متقنینِ اسلام کے حوالے ان کے قابو میں اس طرح ہیں جیسے ٹائپسٹ کلیدوں کی طرف دیکھے بغیر کاغذ پر نقوش منتقل کرتا ہے۔ مختصر رائے یہ کہ اس سے زیادہ اور کیا بحث و استدلال کوئی کرے گا۔

(بقیہ علم کی اسلامی تشکیل)

طرح دہرایا جاتا ہے، جو یورپ کے ان شہروں میں سرزد ہو چکی ہیں جو دو سو سال پیشتر صنعتی انقلاب کے دور سے گزر چکے ہیں۔ گویا کہ ہم دوسروں کے تجربات سے فائدہ اٹھانے کی صفت سے بھی یکسر عاری ہیں۔ ہمارے گھر، ہمارا فرنیچر اور فنونِ لطیفہ سب مختلف نمونوں کا ملغوبہ ہیں۔ جو واضح طور پر ہمارے ذہنی انتشار اور گم شدہ شناخت کی چغلی کھاتے ہیں گویا کہ ہم جانتے ہی نہیں کہ ہم کون ہیں اور کیا ہیں!

مختصراً، سارے منفی دلائل کے باوجود، یہ کہا جا سکتا ہے کہ جس حد تک مسلمان نے خود کو مغربیت زدہ بنا لیا ہے۔ تقریباً اسی حد تک وہ بربریت کا خوگر بھی ہو گیا ہے۔ اس کی زندگی مختلف النوع اسالیب کا ایسا جگھٹا بن کر رہ گئی ہے جس کا رشتہ اپنے ماضی سے غیر مربوط ہے۔ مسلمان بے چارہ نہ پوری طرح مغربی ہی بن سکا اور نہ مسلمان ہی رہ سکا۔ یہی اس کا موجودہ تہذیبی اور ثقافتی المیہ ہے۔

(باقی)